فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ - ۲۱ ظہور ۱۳۴۹ہش - ۲۱ اگست ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۹۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے موصولہ آخری اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ ؂

لیبارٹری اور ایکسرے کا کام جاننے والے دوستوں کیلئے ضروری اعلان

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

خاکسار کی طرف سے الفضل میں ایک نہایت اہم میٹنگ احمدی ڈاکٹر صاحبان کی جو انشاء اللہ العزیز ۳۰ اگست بروز اتوار ہوگی کے بارہ میں اعلان شائع ہوچکا ہے امید ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی ڈاکٹر صاحبان اس میں شمولیت فرمائیں گے۔ اب اس اعلان کے ذریعہ خاکسار اُن احمدی دوستوں کی خدمت میں بھی جو لیبارٹری اور ایکسرے کا کام جانتے ہوں عرض کرتا ہے کہ وہ بھی ضرور ۳۰ اگست بروز اتوار ربوہ پہنچ جائیں ان کے لئے بھی اس دن آنا ضروری ہے امید ہے ایسے ٹیکنیشن احمدی دوست توجہ فرمائیں گے

جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

(کنوینر احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ ایک زہر ہے جس سے انسان ہلاک ہوجاتا ہے

انسان کو چاہیئے کہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے تا وہ اس کی طرف رجوع برحمت ہو

"اِس بات کو بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہوجاتا ہے اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے اور اس قابل نہیں ہوتا کہ یہ نعمت اس کو مل سکے۔ جس جس قدر گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اسی اسی قدر خدا تعالیٰ سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ روشنی اور نور جو خدا تعالیٰ کے قُرب میں اسے ملنی تھی اس سے پرے ہٹتا جاتا ہے اور تاریکی میں پڑ کر ہر طرف سے آفتوں اور بلاؤں کا شکار ہوجاتا ہے یہاں تک کہ سب سے زیادہ خطرناک دشمن شیطان اس پر اپنا قابو پالیتا ہے اور اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ لیکن اس خطرناک نتیجہ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک سامان بھی رکھا ہُوا ہے اگر انسان اس سے فائدہ اُٹھائے تو وہ اس ہلاکت کے گڑھے سے بچ جاتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ کے قُرب کو پاسکتا ہے۔ وہ سامان کیا ہے؟ رجوع الی اللہ یا سچّی توبہ۔ خدا تعالیٰ کا نام توّاب ہے وہ بھی رجوع کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دُور ہوجاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس سے بعید ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان رجوع کرتا ہے یعنی اپنے گناہوں سے نادم ہو کر پھر خدا تعالیٰ کی طرف جُھکتا ہے تو اس کریم رحیم خدا کا رحم اور کرم بھی جوش میں آتا ہے اور وہ اپنے بندہ کی طرف توجہ کرتا ہے اور رجوع کرتا ہے اِسی لئے اس کا نام توّاب ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے تا کہ وہ اسکی طرف رجوع برحمت کرے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۴)

نصرتِ جہاں ریزرو فنڈ میں حِصّہ لینے والے مخلصین کی توجّہ کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی صف اوّل۔ دوم اور سوم کے مخلصین کو اپنی موعودہ رقوم کی "فوری ادائیگی" والا حصہ اگرچہ ۳۰ نبوت ۱۳۴۹ہش (مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۷۰ء) تک ادا کرنے کی اجازت فرمائی ہے تاہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مخلصین کو ضرور پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ

"احباب نقد رقوم کی ادائیگی کے لئے نومبر کا انتظار نہ کریں کیونکہ نومبر تک کی مُہلت زیادہ تر زمیندار احباب کیلئے ہے۔ جو دوست اپنے وعدوں کی رقوم فوری طور پر ادا کر سکتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ انکی ادائیگی میں تاخیر روا نہ رکھیں"۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ ظہور ۱۳۴۹ ہش

ایک عظیم فتنہ

پاکستان میں بعض اہلِ علم حضرات اسلامی قانون کے مطابق حکومت بنانے کی تحریکیں چلا رہے ہیں۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان لوگوں میں سے شاید ہی کوئی گروہ ہو گا جو اس مسئلہ پر وسعت نظری سے غور کرتا ہو کسی نے قائداعظم سے پاکستان کے قانون کے متعلق سوال کیا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں اس پر زیادہ فکر کی ضرورت نہیں ہمارے پاس قرآن کریم کی صورت میں قانون پہلے ہی موجود ہے۔ یہ بات کوئی بے معنی نہیں تھی حقیقت یہی ہے کہ ایک ایسے ملک میں جہاں مسلمان بُود و باش رکھتے ہیں قانون کے متعلق پہلی توجہ قرآن و سنت ہی کی طرف جاتی ہے کوئی مسلمان اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ مسلمانوں کی حکومت اسلامی قانون کے مطابق چلائی جانی چاہیئے۔

یہاں تک تو ٹھیک ہے لیکن بعض سیاسی ذہنیت کے لوگوں نے مسلمانوں کی اسی ذہنیت کو ایک بازاری چیز بنانے کی کوشش کی ہے اور اپنا سیاسی منشور بزعمِ خود اسلامی قانون کے نفاذ پر محمول کیا جانا ظاہر کیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگ ابھی تک نہ تو قائداعظم کی بات کو سمجھے ہیں اور نہ اسلامی قانون کا صحیح تصور رکھتے ہیں اور نہ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی ایسے ملک میں جہاں مسلمانوں کے مختلف اور متضاد ذہن کے فرقے موجود ہوں وہاں اسلامی قانون کا نفاذ کس طرح ہو سکتا ہے اور اس کی صحیح صورت کیا ہے۔

چنانچہ اس ضمن میں شیعہ حضرات بہت مضطرب نظر آتے ہیں اور ان کے اخبارات اسلامی قانون کی ہیئت کذائی جس طرح پاکستان میں وہ نافذ کیا جائے گا اس کے متعلق چہ میگوئیاں کر رہے ہیں۔ شیعوں کے اخبارات میں اس کے متعلق بہت کچھ لکھا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ بعض لوگ یہاں سُنّی بلکہ حنفی فرقہ کا قانون رائج کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ چند روز ہوئے کسی شیعہ نے ایک عالم دین سے پوچھا تو اس نے یہی جواب دیا کہ یہاں سنّی قانون رائج کیا جائے گا جس سے ان کا مطلب شاید حنفی فقہ کے مطابق اسلامی قانون ہے۔

بے شک پاکستان میں شاید حنفیوں کی اکثریت ہے لیکن یہ بہت بڑی غلطی ہو گی اگر اسلامی قانون کسی خاص فرقہ کی فقہ کے مطابق بنایا گیا ورنہ یہاں بھی بین الفرق وہی جنگ شروع ہو جائے گی جو ازمنہ وسطیٰ میں عیسائی فرقوں کے درمیان ہوئی اور لوگوں کے لئے سانس لینی مشکل ہو گئی تھی۔ اور جو آج بھی آئرلینڈ میں چل رہا ہے۔

اس امر کے صرف شیعہ ہی مخالف نہیں کہ یہاں حنفی قانون رائج کیا جائے بلکہ اہلِ حدیث بھی جو کسی امام کی تقلید کے قائل نہیں سخت مخالف ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ جس عالم نے کہا ہے کہ یہاں حنفی قانون رائج کیا جائے گا انتخابات میں اہلِ حدیث بھی اس کی سخت مخالفت کریں گے خواہ وہ اسلامی قانون ہی کے خواہش مند کیوں نہ ہوں۔

لہذا یہاں کسی خاص فقہ کے مطابق اسلامی قانون رائج کرنے کی کوشش پرلے درجہ کی غلطی ہے اور یقیناً ایک عظیم فتنہ ہے اور ایسی آگ ہے جس میں نعوذ باللہ اسلام ہی بھسم ہو کر رہ جائے گا۔

حدیث الرسولؐ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْمُسْلِمُ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ بِھَا کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

(بخاری کتاب المظالم باب لایظلم المسلم المسلم ص ۳۳۰ ج ۱۔ مسلم ص ۱۸۵ ج ۲)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے یعنی اس کی مدد کے لئے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے اللہ تعالےٰ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور بے چینی کو دُور کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کی تکلیف اور بے چینی کو دُور کرتا ہے۔ جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کی قیامت کے دن پردہ پوشی کرے گا۔

مبلّغینِ اسلام

چلے ہیں گھروں سے خدا کے سپاہی
وفا کے مسافر محبّت کے راہی
جبینوں میں نُورِ محمدؐ کی کرنیں
زبانوں میں فرفر کلامِ الٰہی
ہے جن کی نگاہوں میں عزمِ خلیلی
یقینی ہے آتشکدوں کی تباہی
دعاؤں کے ہیں تیر جن کی کماں میں
کماں جن کی ہے سجدۂ صبح گاہی
ہے تنویرؔ بھی خوب بندہ خدا کا
فقیری نہ درکار ہے بادشاہی

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی بلند شان

آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں

(سلطان احمد پیر کوٹی)

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سُنّت چلی آئی ہے کہ وہ جب دنیا میں اپنے بندوں کی رشد و ہدایت کے لئے اپنے برگزیدہ انبیاء اور ماموروین کو مبعوث کرتا ہے تو وہ انہیں یکہ و تنہا اور بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ وہ نہ صرف انہیں اپنی تائید اور نصرت سے نوازتا ہے بلکہ انہیں ایک ایسی جماعت بھی عطا فرماتا ہے جس کے افراد ان کے اعضاء اور جوارح بن کر ان کی لائی ہوئی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا موجب ہوتے ہیں۔

اسی سُنّت کے ماتحت اللہ تعالےٰ نے ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک ایسی برگزیدہ جماعت عطا فرمائی جس نے آپؐ کے عظیم پیغام کی اشاعت میں اپنا تن من دھن سب کچھ لگا دیا اور دنیوی حرص و آز کو چھوڑ کر دین کے ہی ہو رہے۔ خدا تعالیٰ ان کی مالی اور جانی قربانیوں کو دیکھ کر عرش پر خوش ہوا اور اپنی کتاب پاک میں ان کی تعریف کی۔

آئندہ سطور میں یہ بتایا جائے گا کہ اللہ تعالےٰ نے اس برگزیدہ جماعت کی کن لفظوں میں تعریف کی۔ لیکن اس سے قبل یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بعض انبیاء کی جماعتوں کا ذکر مختصر طور پر کر دیا جائے تا موازنہ ہو سکے کہ اس برگزیدہ جماعت کی شان کس قدر بلند، ارفع اور اعلیٰ تھی۔

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ایک عظیم نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام گزرے ہیں جنہوں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو فرعون جیسے ظالم اور متکبر بادشاہ کے قبضہ سے نکالا اور اسے روحانی ترقیات کے ساتھ ساتھ دنیوی انعامات کے وعدے بھی دیئے اور پھر اپنی خداداد طاقت کے مطابق ان کی ہر طرح سے تربیت کی تا وہ ان ترقیات اور خدائی وعدوں کے حامل بن سکیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تورات ان لوگوں کا کن الفاظ میں ذکر کرتی ہے۔ تورات میں ہے:۔

”پہلے مہینے میں بنی اسرائیل کی ساری جماعت دشتِ صین میں آگئی اور لوگ قادس میں رہنے لگے۔ اور مریم نے وہاں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئی اور جماعت کے لوگوں کیلئے وہاں پانی نہ ملا۔ سو وہ موسیٰ اور ہارون کے برخلاف اکٹھے ہوئے اور لوگ موسیٰ سے جھگڑتے اور یہ کہنے لگے ہائے کاش ہم بھی اس وقت مر جاتے جب ہمارے بھائی خداوند کے حضور مرے۔ تم خداوند کی جماعت کو اس دشت میں کیوں لے آئے ہو کہ ہم بھی اور ہمارے جانور بھی یہاں مریں۔ اور تم نے کیوں ہم کو مصر سے نکال کر اس بُری جگہ پہنچایا ہے۔“
(گنتی ۱-۵/۲۰)

بنی اسرائیل نے قدم قدم پر موسیٰ اور ہارون علیہما السلام پر اعتراضات کئے، ان پر الزامات لگائے اور مقصد کے حصول میں روڑے اٹکائے۔ جس پر اللہ تعالےٰ کو انہیں تنبیہہ بھی کرنی پڑی۔ فرمایا:۔

”میں کب تک اس خبیث گروہ کی جو میری شکایت کرتی رہتی ہے برداشت کروں۔ بنی اسرائیل جو میرے برخلاف شکایتیں کرتے رہتے ہیں میں نے وہ سب شکایتیں سُنی ہیں۔ سو تم ان سے کہہ دو خداوند کہتا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم ہے کہ جیسا کہ تم نے میرے سُنتے کہا ہے میں تم سے ضرور ویسا ہی کروں گا۔ تمہاری لاشیں اسی بیابان میں پڑی رہیں گی اور تمہاری ساری تعداد میں سے یعنی بیس برس سے لے کر اس سے اوپر اوپر جتنے گنے گئے اور جو یہ شکایت کرتے رہے ان میں سے کوئی اس ملک میں جس کی بابت میں نے قسم کھائی تھی کہ تم کو وہاں بساؤں گا جانے نہ پائے گا۔“
(گنتی ۲۷-۳۱/۱۴)

لیکن اس قوم نے پھر بھی اپنی اصلاح نہ کی تو خدا تعالےٰ نے قہری تجلی دکھائی۔ خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا:۔

”تم اس جماعت کے بیچ سے ہٹ جاؤ تاکہ میں ان کو ایک پل میں بھسم کر ڈالوں۔ تب وہ مُنہ کے بل گرے۔“
(گنتی ۴۵/۱۶)

شدائد اور مصائب پر صبر تو کجا چند دنوں کے کھانے پینے کی تکلیف پر باوجود حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تسلی اور یقین دلانے کے راضی نہ ہوئے اور اپنی بے صبری کا یوں اظہار کرنے لگے:۔

”جو ملی جلی بھیڑ ان لوگوں میں تھی وہ طرح طرح کی حرص کرنے لگی اور بنی اسرائیل بھی پھر رونے اور کہنے لگے کہ ہم کو کون گوشت کھانے کو دیگا۔ ہم کو وہ مچھلی یاد آتی ہے جو ہم مصر میں مفت کھاتے تھے۔ اور ہائے وہ کھیرے اور خربوزے اور وہ گندنے اور پیاز اور لہسن۔ لیکن اب تو ہماری جان خشک ہو گئی یہاں کوئی چیز میسر نہیں اور مَن کے سوا ہم کو اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔“ (گنتی ۴-۶/۱۱)

ایک اور جگہ ان کی حرص اور بے صبری کو یوں بیان کیا گیا ہے:۔

”ہم خداوند کے ہاتھ سے ملک مصر میں جب ہی مار دیئے جاتے جب ہم گوشت کی ہانڈیوں کے پاس بیٹھ کر دل بھر کر روٹی کھاتے تھے کیونکہ تم تو ہم کو اس بیابان میں اسی لئے لے آئے ہو کہ سارے مجمع کو بھوکا مار دو۔“
(خروج ۳/۱۶)

روحانی حالت ان کی یہ تھی کہ جب خداوند تعالیٰ کے حکم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر مزید چند دنوں کے لئے ٹھہر گئے تو بنی اسرائیل نے بُت پرستی شروع کر دی۔ چنانچہ تورات بیان کرتی ہے:۔

”اور جب لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ نے پہاڑ سے اُترنے میں دیر لگائی تو وہ ہارون کے پاس جمع ہو کر اس سے کہنے لگے کہ اُٹھ ہمارے لئے دیوتا بنا دے جو ہمارے آگے آگے چلے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اس مرد موسیٰ کو جو ہم کو ملک مصر سے نکالکر لایا کیا ہو گیا۔ ہارون نے ان سے کہا تمہاری بیویوں اور لڑکوں اور لڑکیوں کے کانوں میں جو سونے کی بالیاں ہیں ان کو اُتار کر میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ سب لوگ ان کے کانوں سے سونے کی بالیاں اُتار اُتار کر ان کو ہارون کے پاس لے آئے اور اس نے ان کو ان کے ہاتھوں سے لیکر ایک ڈھالا ہوا بچھڑا بنایا جس کی صورت چھینی سے ٹھیک کی تب وہ کہنے لگے اے اسرائیل یہی تیرا وہ دیوتا ہے جو تجھ کو ملک مصر سے نکالکر لایا۔“ (خروج ۱-۶/۳۲)

ارضِ موعودہ قریب ہے اور موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو اس میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کرنے کو کہہ رہے ہیں اور خدا تعالےٰ کے وعدے ان کے سامنے دُہرا رہے ہیں کہ وہ ضرور تمہیں فتح و نصرت عطا کرے گا لیکن یہ لوگ اَڑ بیٹھے اور مطالبہ کیا کہ پہلے کچھ آدمی بھیج کر ملک کے حالات معلوم کرو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی خاطر ایسا ہی کیا مگر جب ان کے اپنے بھائیوں نے اس ملک کے حالات ان کے سامنے بیان کئے اور وہاں کے بعض پھل جو وہ ساتھ لائے تھے انہیں دکھائے تب بھی وہ آگے بڑھنے کے لئے آمادہ نہ ہوئے۔ تورات میں لکھا ہے:۔

”تم وہاں جانے پر راضی نہ ہوئے بلکہ تم نے خداوند کے حکم سے سرکشی کی اور اپنے خیموں میں کُڑکُڑانے اور کہنے لگے کہ خداوند کو ہم سے نفرت ہے اسی لئے وہ ہم کو ملک مصر سے نکال لایا تاکہ وہ ہم کو اموریوں کے ہاتھ میں گرفتار کرا دے اور وہ ہم کو ہلاک کر ڈالیں۔ ہم کدھر جا رہے ہیں؟ ہمارے بھائیوں نے تو یہ بتا کر ہمارا حوصلہ توڑ دیا ہے۔“

کہ وہاں کے لوگ ہم سے بڑے بڑے اور لمبے ہیں اور ان کے شہر بڑے بڑے اور ان کی فصیلیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں ماسوا اس کے ہم نے وہاں عناقیم کی اولاد کو بھی دیکھا۔ تب میں نے تم کو کہا کہ خوف زدہ مت ہو اور نہ ان سے ڈرو۔ خداوند تمہارا خدا جو تمہارے آگے آگے چلتا ہے وہی تمہاری طرف سے جنگ کرے گا جیسے اس نے تمہاری خاطر مصر میں تمہاری آنکھوں کے سامنے سب کچھ کیا اور بیابان میں بھی تم نے یہی دیکھا کہ جس طرح انسان اپنے بیٹے کو اٹھائے ہوئے چلتا ہے اسی طرح خداوند تیرا خدا تیرے اس جگہ پہنچنے تک سارے راستے جہاں جہاں تم گئے تم کو اٹھائے رہا تو بھی اس بات میں تم نے خداوند اپنے خدا کا یقین نہ کیا۔" (استثناء ۱/۳۶-۳۲)

بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کی نافرمانی کی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے نشانات پر نشانات دیکھ کر انہوں نے روحانی کمزوریاں دکھائیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت آتی دیکھ کر بھی عین موقع پر انہوں نے بزدلی دکھائی اور بالآخر خدا تعالیٰ کے غضب کے مورد ہوئے۔ تورات اس ذکر سے بھری پڑی ہے۔ یہاں صرف چند حوالے درج کئے گئے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ساری زندگی میں صرف بارہ آدمی تیار ہوئے جنہیں حواری کہا جاتا ہے۔ ان کی حالت یہ تھی کہ باوجود اس کے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے انہیں تاکید کی کہ:۔

"کسی کو نہ بتانا کہ میں مسیح ہوں"

(متی ۱۶/۲۰)

یہودا اسکریوطی نے تیس روپے کی حقیر رقم لے کر آپ کو پکڑوا دیا۔ اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اُسے صاف لفظوں میں بتا دیا کہ تم مجھے پکڑواؤ گے لیکن وہ پھر بھی نہ سنبھل سکا۔ انجیل کہتی ہے کہ اس نے

"سردار کاہنوں کے پاس جا کر کہا کہ اگر میں اسے تمہارے حوالہ کر دوں تو مجھے کیا دوگے؟ انہوں نے تیس روپے تول کر دیدیئے اور وہ اُسی وقت سے اس کے پکڑوانے کا موقعہ ڈھونڈنے لگا"

(متی ۲۶/۱۴-۱۶)

اس کوشش میں وہ کامیاب ہوگیا اور اس نے تیس روپے کی رقم کاہنوں سے وصول بھی کر لی۔

اسی طرح ایک اور حواری پطرس کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام نے کہا تھا کہ:۔

"میں آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں تجھے دوں گا اور جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بندھے گا اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھلے گا۔"

(متی ۱۶/۱۹)

اس مقرب حواری کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام نے بعد میں فرمایا:۔

"اے شیطان میرے سامنے سے دُور ہو۔ تو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے۔" (متی ۱۶/۲۳)

اسی پطرس کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ اسی رات مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کرے گا۔ پطرس نے اس سے کہا۔ اگر تیرے ساتھ مجھے مرنا بھی پڑے تو بھی تیرا انکار ہرگز نہ کروں گا۔"

(متی ۲۶/۳۴-۳۵)

اور ہوا وہی جو حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ مسیح علیہ السلام کو پکڑ کر عدالت میں پیش کیا گیا تو یہ حواری بھی وہیں موجود تھے۔ وہاں انہوں نے کیا کہا انجیل ہی کی زبانی سُنیئے:۔

"اور پطرس باہر صحن میں بیٹھا تھا کہ ایک لونڈی نے اس کے پاس آکر کہا تو بھی یسوع گلیلی کے ساتھ تھا۔ اس نے سب کے سامنے یہ کہہ کر انکار کیا کہ میں نہیں جانتا تو کیا کہتی ہے۔ اور جب وہ ڈیوڑھی میں چلا گیا تو دوسری نے اُسے دیکھا اور جو وہاں تھے ان سے کہا یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا۔ اس نے قسم کھا کر پھر انکار کیا کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔ تھوڑی دیر کے بعد جو وہاں کھڑے تھے انہوں نے پطرس کے پاس آکر کہا بے شک تو بھی ان میں سے ہے کیونکہ تیری بولی سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اس پر وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔ اور فی الفور مرغ نے بانگ دی۔ پطرس کو یسوع کی وہ بات یاد آئی جو اس نے کہی تھی کہ مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کرے گا۔ اور وہ باہر جا کر زار زار رویا۔" (متی ۲۶/۶۹-۷۵)

ان کے مقابل پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ ساتھیوں کو دیکھیں۔ گویوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی اور دنیا کے تھے۔ جان کی قربانی ان سے مانگی گئی تو وہ جان ہتھیلی پر رکھ کر آگئے۔ مال کی قربانی مانگی گئی تو انہوں نے گھر کا سب اثاثہ حاضر کر دیا۔ وطن کی قربانی مانگی گئی تو وہ بھی حاضر کر دی۔ عجیب شان ہے ان کی اور بڑی ہی بلند شان والا ہے وہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے ان کے اندر یہ رُوح پیدا کر دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس نبی کی کیسی بلند شان ہے جس نے تھوڑے عرصہ میں ہزاروں انسانوں کی اصلاح کی اور فساد سے صلاحیت کی طرف ان کو منتقل کیا یہاں تک کہ ان کا کفر پاش پاش ہوگیا اور صدق اور راستی کے تمام اجزاء بہیئت اجتماعی ان کے وجود میں جمع ہوگئے اور ان کے دلوں میں پرہیزگاری کے نُور چمک اُٹھے اور ان کی پیشانی کے نقوش میں محبتِ مولیٰ کے بھید ایک چمکیلی صورت میں نمودار ہوگئے اور ان کی ہمتیں دینی خدمات کے لئے بلند ہوگئیں اور وہ خدمتِ اسلام کے لئے ممالک مشرقیہ اور مغربیہ تک پہنچے اور ملتِ محمدیہ کی اشاعت کے لئے بلاد جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف انہوں نے سفر کیا۔ اور ان کی عقلیں علومِ الٰہیہ میں منوّر ہوئیں اور ان کی قویٰ فکریہ اسرارِ ربّانیہ کے سمجھنے کے لئے باریک ہوگئیں اور نیک باتیں بالطبع ان کو پیاری لگنے لگیں اور باتوں اور گناہوں سے بالطبع ان کو نفرت پیدا ہوئی اور رشد و سعادت کے خیموں میں وہ اتارے گئے بعد اس کے کہ جو بتوں پرپرستش کے لئے سرنگوں تھے۔ اور انہوں نے اپنی کوششوں اور تگ و دو میں کوئی دقیقہ اسلام کے لئے اٹھا نہ رکھا۔ یہاں تک کہ دین کو فارس اور چین اور روم اور شام تک پہنچا دیا اور جہاں جہاں کفر اپنا بازو پھیلا رکھا تھا اور شرک نے اپنی تلوار کھینچ رکھی تھی وہیں پہنچے۔ انہوں نے موت کے سامنے سے منہ نہ پھیرا اور ایک بالشت بھی پیچھے نہ ہٹے۔ اگرچہ کاردوں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے وہ لوگ جنگ کے وقتوں میں اپنی قدمگاہوں پر استوار اور قائم رہتے تھے اور خدا کے لئے موت کی طرف دوڑتے تھے۔ وہ ایک قوم ہے جنہوں نے کبھی جنگ کے میدانوں سے تخلّف نہ کیا اور زمین کی انتہائی آبادی تک قدم مارتے ہوئے پہنچے۔ ان کی عقلیں آزمائی گئیں اور ملک داری کی لیاقتیں جانچی گئیں۔ سو وہ ہر ایک امر میں فائق نکلے اور علم اور عمل میں سبقت کرنے والے ثابت ہوئے۔" (نجم الہدیٰ)

اور یہی وجہ تھی کہ خدائے ربّ العرش نے خود ان کی تعریف کی اور انہیں اپنی بے انتہا نعمتوں اور اپنے قُرب اور رضا سے نوازا۔ (باقی)

درخواست دُعا

خاکسار کو ہفتہ عشرہ سے داڑھ میں شدت کا درد ہے جس کی وجہ سے سر کے دائیں حصہ میں اور گلے میں بھی درد ہے اور بعض اوقات بخار بھی ہوجاتا ہے کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے (نور الدین خوشنویس ربوہ)

تجاویز برائے شوریٰ سالانہ اجتماع ۱۵ تبوک/ستمبر ۱۳۴۹ ہش/۱۹۷۰ء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں! معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قسط ۲

قرآنی پیشگوئیاں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک دائمی ثبوت

(از مکرم انعام الحق صاحب کوثر جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

پھر فرمایا کہ قرب قیامت میں "وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ" جب وحشی اکٹھے کئے جائیں گے۔ یعنی وحشی انسان متمدن ہو جائیں گے یا یہ کہ چڑیا گھر بنائے جائیں گے۔ یہ ہر دو باتیں پوری ہو چکی ہیں۔ "وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ" میں بتلایا کہ قرب قیامت میں دریا بھی چیرے جائیں گے۔ مجمع البحار میں اس کے معنے لکھے ہیں "أَيْ مُلِئَتْ نِيرَانًا لِتَعْذِيبِ الْفُجَّارِ" یعنی دنیا میں فسق و فجور کی کثرت کی وجہ سے ایک ایسا عذاب الٰہی وارد ہو گا کہ سمندر بھی آگ سے بھر دئے جائیں گے۔ مطلب یہ کہ سمندروں میں لڑائیاں ہوں گی۔ سرنگیں بچھائی جائیں گی آبدوزیں چلیں گی۔ معلوم نہیں آئندہ اور کون کون سے سامان پیدا ہوں کہ جو قرآنی پیشگوئی کو پورا کرنے والے بنیں۔ پھر فرمایا "وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ" جب نفوس جمع کئے جائیں گے۔ یعنی اس زمانہ میں اس قدر رسل و رسائل اور آمد و رفت کے ذرائع پیدا ہو جائیں گے کہ کل دنیا ایک شہر یا بستی کا حکم رکھے گی۔ چنانچہ آج اقوام متحدہ اس حکم کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ "وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ" میں بتایا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں لڑکی کا قتل کیا جانا قانونی جرم بن جائے گا۔ پھر پریس کی حیرت انگیز ترقی کے بارہ میں فرمایا "وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ" علم نجوم اور سائنس کی حیرت انگیز ترقی کی خبر یوں دی "وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ" چنانچہ جتنی بھی ابتدائی اور بنیادی ایجادیں ہوئی ہیں وہ سب مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی ہوئیں یعنی ۱۸۳۵ء سے ۱۹۰۸ء تک۔ آپ تاریخ کے صفحات کی ورق گردانی کر کے دیکھ لیں آپ کو کوئی بھی بنیادی ایجاد ان سالوں سے باہر نہیں ملے گی۔ پھر فرمایا "وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ" جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ یعنی مسیح وقت کی آمد کے وقت دنیا میں گناہ کی کثرت ہو گی۔ جن کی بنا پر انسان دوزخ کے قریب پہنچ چکا ہو گا۔ "وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ" میں بتلایا کہ مسیح موعود آکر ان پر مذاہب کی حکمتیں کچھ اس طرح کھول کھول کر بیان کرے گا کہ لوگوں کے لئے ان پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا نیز یہ بھی اس کے معنے ہو سکتے ہیں کہ مسیح موعود کا ظہور اس پر ایمان لانے والے کے لئے موجب جنت ہو گا۔ اس طرح سے جنت لوگوں کے قریب کر دی جائے گی۔

آج یہ تمام پیشگوئیاں بصراحت پوری ہو چکی ہیں الحمد للہ۔ یعنی مسیح موعود علیہ السلام بھی مبعوث ہو گئے اور ان کی آمد کے ساتھ جو پیشگوئیاں وابستہ تھیں وہ بھی پوری ہو گئیں۔

اللہ تعالیٰ نے جو حکیم مطلق ہے قرآن کریم میں بعض ایسی پیشگوئیاں بھی کی تھیں جن کا ذکر مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے بھی کروانا تھا تا ایک تو آنے والے کی صداقت کا نشان ہو۔ دوسرا قرآن کریم کی صداقت ایک مرتبہ پھر دنیا پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائے چنانچہ آپ کی پیشگوئی کے مطابق ۱۹۰۵ء میں پنجاب میں قیامت خیز زلزلہ آیا پھر دوسری پیشگوئی کے مطابق جنگ عظیم اول کی صورت میں اس دنیا نے قیامت کا نمونہ دیکھا جس کے بارہ میں قرآن کریم نے فرمایا تھا "يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ" (النّٰزعٰت آیت ۷-۸)

قرآنی قصص کی حقیقت

قرآن کریم میں جن تاریخی واقعات کا حوالہ ہے وہ در اصل پیشگوئیاں تھیں جو اپنے وقت پر بصراحت تمام پوری ہوئیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"قرآن شریف صرف قصہ گوئی کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے ہر قصہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۱)

گویا کہ قرآن حکیم میں جو حالات گزشتہ قوموں اور گزشتہ انبیاء کے لکھے ہیں وہ کہانیاں نہیں بلکہ ان میں ان واقعات کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی قوم کو پیش آنے والے تھے یعنی یہ حالات۔ آنے والے واقعات کی زبردست پیشگوئیاں تھیں۔ چنانچہ سورۃ الشعراء میں حضرت موسےٰ، حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب علیہم السلام کا باری باری ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح ان کی قوموں نے انہیں جھٹلایا مگر بعد میں کس طرح تباہ ہوئیں۔ قابل غور یہ نکتہ ہے کہ ہر نبی کے مفصل حالات بیان کرنے کے بعد فرمایا:

"إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ"

اس واقعہ میں ایک بڑا نشان ہے لیکن ان (منکروں) میں سے اکثر مانتے نہیں۔ اور تیرا رب یقیناً غالب اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

"نشان" اس طرح کہ اب یہ کفار مکہ بھی ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں لہذا ان کا بھی ویسا ہی انجام ہو گا۔ صفت عزیز ذکر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اب بھی قادر ہے کہ ان کو سزا دے۔ لیکن اگر یہ ان انفرادی پیشگوئیوں سے فائدہ اٹھائیں اور ایمان لے آئیں تو اللہ تعالیٰ کو بہت رحم کرنے والا پائیں گے

اسی طرح کئی اور آیات ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعات بطور قصہ بیان نہیں ہوئے بلکہ ان گزشتہ انبیاء کے واقعات کو پیش کر کے پیشگوئیاں کی گئی تھیں۔ جیسا کہ فرمایا ہے

"وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ"

(الانعام آیت ۳۵)

اور تجھ سے پہلے رسولوں کو بھی یقیناً جھٹلایا جا چکا ہے پھر باوجود اس کے کہ انہیں جھٹلایا گیا اور انہیں تکلیف دی گئی وہ صبر کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آ گئی اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی ٹالنے والا نہیں اور تیرے پاس تو بعض رسولوں کی خبریں بھی آ چکی ہیں۔

"خدا تعالیٰ کی بات کو کوئی ٹال نہیں سکتا" کا مطلب یہ ہے کہ جیسا ان نبیوں نے صبر کیا اور پھر ہماری مدد آ گئی۔ اب بھی ویسا ہی ہو گا۔ کیونکہ یہ خدا کی بات ہے اور خدائی باتیں ٹلا نہیں کرتیں۔ اور تجھے علم ہے کہ پہلے انبیاء کے ساتھ ان کی امتوں نے کیا سلوک کیا؟ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کیسے تباہ کیا۔ اب یہ بھی ویسے ہی تباہ ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان واقعات کو "آیۃ" یا "انباء الغیب" کہہ کر پکارا ہے۔ ورنہ بعض انبیاء کے حالات اور واقعات تو انجیل میں بھی درج تھے گو!!

ان واقعات کے بتانے سے یہ مقصود تھا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھٹلانے والوں کا بھی وہی انجام ہو جیسا پہلی امتوں کا انبیاء کے جھٹلانے پر ہوا تو ثابت ہو گا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی خدا تعالیٰ کے سچے نبی ہیں اور آپ کی شریعت منجانب اللہ ہے۔ چنانچہ جب ہم گزشتہ انبیاء کے واقعات پر غور کرتے ہیں تو یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو بار بار متنبہ کیا گیا کہ وہ گزشتہ انبیاء کی امتوں سے سبق حاصل کریں۔ ورنہ ان کا بھی یہی حشر ہو گا جیسا کہ فرمایا:

"فَهَلْ يَنتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِهِمْ قُلْ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ"

(یونس ۱۰۲-۱۰۳)

پھر کیا جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں وہ ان کے ایام کے مشابہ ایام کے سوا کسی اور چیز کا انتظار کرتے ہیں؟ تو ان سے کہہ دے کہ (اچھا اگر وہی نمونہ دیکھنا ہے تو) پھر تم انتظار کرو میں بھی یقیناً تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں اور پھر جب وہ عذاب آ جائیگا تو (اس وقت) ہم اپنے رسولوں کو اور ایمان لانے والوں کو بچا لیں گے اور ہم مومنوں کو بچایا ہی کرتے ہیں

اسی طرح فرمایا:

"قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِن يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ" (الانفال آیت ۳۹)

تو ان کافروں سے کہہ دے کہ اگر وہ باز آ جائیں تو جو کچھ ان سے پہلے ہو چکا۔ انہیں معاف کر دیا جائے گا۔ اور اگر پھر وہ انکار کی طرف لوٹ آئیں گے۔ تو پہلے لوگوں کی سنت گزر چکی ہے۔ وہی ان سے معاملہ کیا جائے گا

ع - عاشقوں کا شوقِ قربانی تو دیکھ (کلام محمود)

متمول دوستوں کیلئے لمحۂ فکریّہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور علیہ السلام کے خلفائے کرام نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی جماعت میں قربانی کا ایسا شوق بھر دیا ہے کہ اسلام کی تبلیغ اور مخلوق خدا کی خدمت ایسے پاکیزہ مقاصد کے لئے جب کبھی اور جس رنگ کی بھی قربانی کی دعوت بلند کی جاتی ہے تو اس الٰہی جماعت کے چھوٹے بڑے اور امیر غریب سب ہی دل و جان کے ساتھ اس پر لبیک کہتے ہیں۔ چنانچہ تحریک جدید جو انہی مذکورہ اغراض مقدسہ کے لئے ہمارے محبوب امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے جاری فرمائی تھی سب جانتے ہیں کہ وہ ابتداءً تین سال کے لئے تھی۔ پھر وہ دس سال تک ممتد کی گئی اور پھر انیس سال تک جب مخلصین جماعت کو انیس سال قربانی کرتے کرتے گذر گئے تو ہمارے محبوب امام رضی اللہ عنہ نے منشاءِ ربانی کے ماتحت اس تحریک کو دائمی اور لازمی قرار دے دیا۔ فرمایا :-

"اب میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے"

جماعت احمدیہ کی گذشتہ چھتیس سالہ تاریخ بتلاتی ہے کہ مخلصین جماعت نے اپنے محبوب امام رضی اللہ عنہ کے ہر اعلان پر الحمدللہ کہا اور خوشی کے شادیانے بجائے اس عرصہ میں حضور رضی اللہ عنہ نے اس مقدس تحریک کو درجہ بدرجہ ممتد فرمایا اور بالآخر اس کو لازمی اور دائمی قرار دیا۔ چنانچہ اس نوٹ میں ایک نہایت ہی غریب دوست کی مثال پیش کی جاتی ہے گو اس قسم کی ہزارہا مثالیں بفضلہ تعالیٰ پیش کی جا سکتی ہیں۔ جس نے اپنے عمل سے اپنے دلی شوقِ قربانی کا ثبوت دیا ہے۔

ہمارے دفتر میں ایک مددگار کارکن ہیں جو ۶۵/- روپے تنخواہ لیتے ہیں اور موصی بھی ہیں۔ مخلوق خدا کی خدمت کے لئے اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ بایں ہمہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں چھتیس سال سے برابر حصہ لیتے آرہے ہیں اور آج جبکہ وہ اس مقدس مہم کے لئے ۱۱۰٫۷۵ روپے اپنی طرف سے اور ۱۱٫۰۷ روپے اپنی مرحومہ بیوی کی طرف سے ادا کر کے میرے پاس آئے تو ان کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا اور ان کی زبان پر الحمدللہ جاری تھا چنانچہ ان کی یہ ایمان افروز کیفیت دیکھ کر میری زبان پہ کلام محمود کا یہ مصرعہ آگیا

ع عاشقوں کا شوقِ قربانی تو دیکھ!

متمول دوستوں کے لئے ۲۲۳٫۵۰ روپے کی رقم کوئی معنی نہ رکھتی ہوگی۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ ایک متمول دوست اس سے زیادہ رقم دینے کے بعد بھی مطمئن ہوتا ہے کہ ابھی اس کی تجوری بھری ہوئی ہے اور اپنی کسی ضرورت سے محروم نہیں رہتا۔ ایک غریب آدمی اس قدر رقم دینے کے بعد اپنے روزمرہ کے اخراجات میں کمی کئے بغیر گذر اوقات نہیں کر سکتا۔ پھر اس غریب دوست کی مخلصانہ قربانی کا ایک قابل قدر پہلو یہ بھی ہے کہ ان کی غربت مرحومہ بیوی کے لئے ایصال ثواب کی راہ میں حائل نہیں ہوئی ان کی رفیقۂ حیات ۱۹۵۰ء سے اپنے مولیٰ کو پیاری ہو چکی ہیں۔ گویا وہ مرحومہ بیوی کی طرف سے بھی بیس سال سے یہ قربانی پیش کرتے چلے آرہے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ان تفصیلات کو مدنظر رکھتے ہوئے خاکسار اپنے متمول دوستوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہے کہ وہ تحریک جدید کے لئے چھوٹی چھوٹی قربانیوں پر قناعت نہ کر بیٹھیں وہ اس مقدس راہ میں قربانی کرتے وقت اپنے محبوب آقا کی توقعات کو پورا کر دکھائیں۔ مثلاً سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ چند متمول دوستوں کے چندوں کی مقدار دیکھ کر ارشاد فرمایا :-

"ان کا چندہ دیکھا جائے تو کسی کا پچاس ہوتا ہے کسی کا ساٹھ کسی کا سو اور کسی کا دو سو ...... توکل کی کمی کی وجہ سے وہ اسی

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

سائنس بلاک کی تعمیر کا کام سرعت سے جاری ہے۔ اور عنقریب پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ لیکن ابھی تک مستورات کی طرف سے صرف ۲٫۷۵۰/- کی رقم جمع ہو کر وصول ہوئی ہے۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷۵۰۰۰/- کی رقم جمع کرنے کی ذمہ داری عورتوں پر ڈالی تھی ہماری جماعت کی وہ مخلص خواتین ، جنہوں نے ہر تحریک پر اپنے آقا کے حکم پر لبیک کہی اپنے چندوں سے انگلستان اور یورپ میں مساجد بنوائیں اس چندہ میں کماحقہ حصہ نہیں لے رہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ تحریک لجنات کی عہدہ داروں کی طرف سے مستورات تک صحیح رنگ میں نہیں پہنچائی گئی۔ ورنہ پچھتر ہزار کی رقم اتنی کم تھی کہ صرف تین سو روپے دینے والی بہنیں ہی اس رقم کو آسانی سے پورا کر سکتی تھیں

بلاک کا کام تو ان شاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گا۔ سائنس کلاسز کا اجراء بھی ہو چکا ہے۔ لیکن ثواب وہی حاصل کر سکتے ہیں جو سابقون الاوّلون ہوتے ہیں۔ ابھی بھی وقت ہے۔ عمارت ختم ہونے سے پہلے پہلے اس چندہ میں حصہ لیں۔ ہر تین سو روپے دینے والی بہن کا نام بلاک پر کندہ کروایا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ میرے گذشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے چندہ آیا ہے :-

لجنہ گوکھووال	۲۸—۰۰	لجنہ کراچی	۴۵—۷۵
لجنہ دارالرحمت غربی الف	۳—۰۰	" نعیمہ ودود صاحبہ ربوہ	۲۰—۰۰
" دارالصدر شرقی ب	۱۷—۷۵	وعدہ	۳۰۰/-
" دارالعلوم	۱۱—۰۰	" لجنہ حیدرآباد	۴۵—۰۰
" ساہیوال	۱۶—۰۰	" چک ۲۸۲ ج ب	۲۵—۰۰
" اسلام آباد	۲۶—۰۰	" پشاور	۶—۰۰
" عنایت پور	۱۶—۰۰		
" راولپنڈی	۵۰—۵۰	ذکیہ خاتون اہلیہ محمد یوسف صاحب کراچی	۱۰۰—۰۰

اس وقت تک صرف اٹھائیس خواتین ایسی ہیں۔ جنہوں نے تین سو یا تین سو سے زائد رقم ادا کی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

خیال میں رہتے ہیں کہ اگر آج خدا تعالیٰ کی راہ میں دیدیا تو کل کیا ہوگا۔ حالانکہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرتا ہے۔ اس کی قربانی رائیگاں نہیں جاتی اسے خدا تعالیٰ دین اور دنیا دونوں میں بدلہ دے دیتا ہے۔" (الفضل ۲۵/۲/۴۲)

حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر متمول دوستوں کو اتنا چندہ دینا چاہیئے۔ جو حقیقی معنوں میں قربانی کہلا سکے بالفاظ دیگر قربانی کے اصل مفہوم کو سامنے رکھتے ہوئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں اس قدر حصہ لینا چاہیئے۔ کہ جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہو جائے ؎

احمدی ذکر کہ وقت خدمت ہے ۔ یاد کرتا ہے تجھکو رب عباد
تجھ پہ ہے فرض نصرتِ اسلام ۔ تجھ پہ واجب ہے دعوتِ ارشاد
(کلام محمود)

اب جبکہ ہمارا مالی سال ۳۱ اخاء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ جماعت کے غریب اور امیر ہر طبقہ کو وقت کے اندر اندر جس قدر زیادہ ایثار اور قربانی کی توفیق مل سکے وہ اس سے دریغ نہ کرے ؎

بے دھڑک اور بے خطر آمیں
کود جا کر کے ھر چہ بادا باد (کلام محمود)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دار الاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

(نگران دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ)

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں:-

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" سید عبد الرزاق شاہ صاحب
" مولوی سلطان محمود انور صاحب
" ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ
" مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ
" چوہدری عبد الواحد صاحب
" مرزا غلام احمد صاحب
" میاں غلام محمد اختر صاحب
" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب وحدت کالونی لاہور
" گیانی عباد اللہ صاحب
" بشیر احمد صاحب خادم
" مختار احمد صاحب ہاشمی
محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی
" حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ
" بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودھا
" رشیدہ مرزا صاحبہ اہلیہ مرزا اسلطاح بیگ صاحب مرحوم لندن

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جن دوستوں نے ماہ وفا (جولائی) میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ ربوہ	۱۰—۰۰
مکرم ملک عبد الوہاب صاحب "	۲—۰۰
دفتر لجنہ اماء اللہ مکرمہ بشریٰ بشیر صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ	۴۰—۰۰
مکرم نور احمد خان صاحب گوبند رام سٹریٹ	۱۷—۰۰
" عطا حسین صاحب لائلپور	۴۴—۷۵
" امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی	۳—۰۰
" حاجی محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر	۵—۰۰
" افتخار احمد خان صاحب ہری پور ہزارہ	۹—۵۰
" چوہدری محمد شریف صاحب c/o پوسٹ ماسٹر ٹیکسلا	۵—۰۰
" محمد اکرم صاحب محاسب گوجرانوالہ	۳—۰۰
" عبد الغفار صاحب سرگودھا	۵۵—۰۰
" عبد القیوم صاحب پرانی انارکلی لاہور	۱۷—۰۰
" حمید احمد خادم صاحب c/o قریشی احمد شفیع صاحب میانوالی	۲—۰۰
" سید کمال یوسف صاحب ربوہ	۱—۰۰
مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الغنی صاحب کراچی	۵—۰۰
مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	۱—۰۰
" پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب ربوہ	۵—۰۰
" چوہدری محمد طفیل صاحب محلہ ککے زئیاں سیالکوٹ	۵—۰۰
" رانا مبارک احمد صاحب بہاولپور	۱—۰۰
" محمد عاشق صاحب ساہیوال	۳—۰۰
مکرم چوہدری فضل احمد صاحب چک ۹۸ تہار	۱۰—۰۰
" " منور احمد صاحب امین جماعت ملتان	۵۲—۰۰
" پیر عبد الرحمن صاحب کیمل پور	۵—۰۰
نصرت تنویر معرفت شیخ عبد الخالق صاحب	۱—۰۰
" حکیم محمد رشید ارشد صاحب نوشہرہ کینٹ	۱۷—۰۰
" سید ظہور احمد شاہ صاحب مظفر گڑھ	۲۰—۰۰
لجنہ کراچی	۱۰—۰۰
" عبد الستار صاحب سمن آباد لاہور	۲—۰۰
" قمر احمد صاحب قریشی لاہور	۴۴—۰۰
" غلام نبی صاحب مردے سدھو ضلع ملتان	۱—۱۲
" شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور	۵۳—۲۸
" محمد یحییٰ صاحب سیکرٹری نیلا گنبد	۳۰—۰۰
" مرزا عبد الرحمن صاحب محاسب کراچی	۲۰۳—۷۹
" شیخ احمد علی صاحب سیکرٹری مال گڑھی شاہو لاہور / منجانب بیگم صاحبہ این ایم خان صاحب	۱۰—۰۰
" نور احمد مرتضیٰ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ	۲—۰۰
" چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی	۱۰—۰۰
" " از طرف بشریٰ صاحبہ	۵—۰۰
" مسٹر منیر احمد صاحب کراچی ۲۹	۲۰—۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ کیپٹن نذیر احمد صاحب شہید از طرف کیپٹن نذیر احمد صاحب شہید	۲۰—۰۰
مکرم بابو محمد بخش صاحب دار الرحمت وسطی از طرف سلیمہ بانو نجمہ صاحبہ	۱۰—۰۰
بچگان میر محمود احمد صاحب ربوہ	۱۰—۰۰

اطفال الاحمدیہ کیلئے

امام وقت کا تاکیدی حکم

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تمام احمدی بچوں کو تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کریں بہت سے اطفال نے امام وقت کی آواز پر لبیک کہا ہے تاہم ابھی اطفال کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے۔ جنہوں نے اس طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دی۔ لہذا ہر طفل کا فرض ہے کہ وہ بلا تاخیر یہ آیات یاد کرے۔ ورنہ امام وقت کے ارشاد کی نافرمانی کرکے گنہگار ہوگا۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے سب اطفال کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم میاں عبد القیوم صاحب صدر حلقہ غلام محمد آباد جماعت احمدیہ لائلپور کو گرنے کی وجہ سے بائیں ہاتھ میں چوٹ آگئی ہے۔ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ خداوند کریم کلی شفا عطا فرمائے۔

(شیخ محمد یوسف لائلپور)

۲۔ خاکسار کا بچہ کئی روز سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(رشید احمد ناصر۔ کارکن بیت المال آمد۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار اپنی بہو عزیزہ نعیمہ حامد کو عنقریب اس کے شوہر عزیزم حامد لطیف اجمل بمبئی ٹیلویژن انجینئر دبئی کے پاس بذریعہ ہوائی جہاز روانہ کر رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس سفر میں اس کا حافظ و ناصر ہو اور بخیرو عافیت منزل مقصود پر پہنچے (حکیم محمد لطیف میونسپل روڈ حافظ آباد)

قافلہ قادیان میں شامل ہونے والے احباب توجّہ فرمائیں

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بھی جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر پاکستان سے قافلہ جائے گا، انشاءاللہ قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۴۹ ہش (دسمبر ۱۹۷۰ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مقرر ہوئی ہیں۔ قافلہ کی روانگی ربوہ سے ۱۵ فتح (دسمبر) براستہ گنڈا سنگھ حسینی والا بارڈر ہوگی جو ۱۶ تاریخ کو قادیان پہنچے گا اور وہاں سے واپسی ۲۱ کی شام کو اسی راستہ سے ہوگی جو ۲۲ تاریخ کو بارڈر عبور کرے گا۔

جو اصحاب قافلہ قادیان میں شامل ہونے کا پختہ ارادہ رکھتے ہوں وہ نظارت خدمتِ درویشاں کے مطبوعہ فارم پر اپنے ضروری کوائف کے ساتھ درخواست بھجوا دیں۔ درج ذیل ضروری امور کو ملحوظ رکھا جائے:۔

۱۔ درخواست دہندہ کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہو اور وہ ان تاریخوں میں انڈیا کے سفر کے لئے کارآمد ہو یا خود پاسپورٹ جلد بنوا سکتے ہوں۔

۲۔ ایسے اصحاب جن کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ تو موجود ہو مگر اس میں انڈیا درج نہیں وہ انڈیا درج کروالیں۔

۳۔ مستورات قافلہ میں نہیں جائیں گی۔

۴۔ صرف وہی درخواستیں زیرِ غور لائی جائیں گی جو مطبوعہ فارم پر موصول ہوں گی اور ان پر صدر یا امیر جماعت کی تصدیق درج ہو گی اور درخواست دہندہ شعارِ اسلامی کا پابند ہوگا۔

۵۔ پاسپورٹ سائز فوٹو کی ایک کاپی ساتھ لگائی جانی ضروری ہوگی۔

۶۔ درخواستیں یکم ستمبر تک بہر صورت نظارت خدمتِ درویشاں میں پہنچ جانی ضروری ہیں اس کے بعد آنے والی درخواستیں انتخاب میں نہ آسکیں گی۔

۷۔ قافلہ میں جو اصحاب منتخب ہو جائیں گے اور ان کے پاس پاسپورٹ موجود نہیں ہوگا تو نظارت ہذا ان کے پاسپورٹ بنوانے میں حتی المقدور مدد کرے گی یا جن اصحاب کے انٹرنیشنل پاسپورٹ میں انڈیا درج نہ ہوگا اس میں انڈیا درج کرا دے گی مگر پاسپورٹ کی توسیع نہیں کرائی جاسکے گی۔

ناظر خدمتِ درویشان

وقفِ عارضی کے واقفین کی ایک اہم ذمہ داری

بعض دفعہ ایسا ہو جاتا ہے کہ وقفِ عارضی کے لئے جو مہینہ یا تاریخیں واقف مقرر کرتے ہیں وہ اپنی حقیقی مجبوری کے باعث تقرر کی اطلاع ملنے کے باوجود نہیں جاسکتے۔ لازمی طور پر اس سے جماعتوں اور دفتر کو پریشانی ہوتی ہے۔ بعض احباب کا یہ بھی احساس ہے کہ بعض واقفین معمولی معمولی باتوں پر بھی معذرت کر دیتے ہیں۔ حتی الامکان واقفین کو مقررہ وقت پر جانا چاہیئے اس سلسلہ میں چک جھمرہ کے صدر صاحب کے خط کا اقتباس بطور یاددہانی شائع کیا جاتا ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

"جب کبھی ہم کو کسی وفد کے آنے کی اطلاع ہوتی ہے ہم بڑی خوشی محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے عزیز دوست تشریف لائینگے بڑی برکت ہوگی جماعت کے دینی ماحول میں ایک تازگی پیدا ہو جائے گی محبت بڑھے گی۔ واقفیت پیدا ہوگی۔ دعاؤں میں ایک خاص لذت پیدا ہوگی۔ اگر ہم کو ان دنوں کوئی ضروری کام بھی ہوتا ہے یا کہیں باہر جانا ہوتا ہے تو اس کو ملتوی کر دیتے ہیں کہ باہر سے تشریف لانے والے بھائیوں کو رہائش وغیرہ کے متعلق تکلیف نہ ہو۔ پریشانی نہ ہو۔

یہ جو کچھ مَیں تحریر کر رہا ہوں کسی شکوہ یا شکایت کی بناء پر نہیں صرف اپنے دل کے تاثرات بیان کر رہا ہوں نہ ہی تشریف لانے والے بھائیوں کے اخلاص میں کوئی شبہ ہے صرف اپنے عزیز دوستوں کی خدمت میں عرض پیش کرتا ہوں کہ ایک احمدی کو اپنے ارادہ میں بہت پختہ ہونا چاہیئے۔ معمولی کسی تکلیف یا کسی دنیاوی کام کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ جب مرکز سے اطلاع مل جاوے تو بڑے پختہ عزم کے ساتھ اس بابرکت تحریک کو نبھانا چاہیئے۔ مرکز کو ایک اطلاع وفد کو دینی ہوتی ہے ایک آگے امیر یا صدر صاحب کو بھی تحریر کرنا ہوتا ہے خواہ مخواہ وقت کا حرج اور اخراجات میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے۔ آخر میں اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو دینی کاموں میں حصہ لینے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے اور ہمارے نیک ارادوں کو مستحکم کرے۔"

عظیم الشان پروگرام ۱۰

مورخہ ۲ تا ۸ تبوک (ستمبر) مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام عظیم الشان پروگرام ۱۰ کے تحت ہفتہ مال و وقفِ جدید منایا جارہا ہے۔ پروگرام ہر مجلس کو بذریعہ ڈاک بھجوایا جارہا ہے تمام مجالس اس پروگرام پر پوری طرح عمل درآمد کی کوشش کریں۔ ہفتہ کے اختتام پر رپورٹ اور رقوم کی ترسیل نہایت ضروری ہے۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر اوّل، دوم آنے والی مجالس کو خصوصی انعامات دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(سیکرٹری مال و وقفِ جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

میرے بیٹے عزیزم بلند اختر جو حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں وسکن سن یونیورسٹی آف امریکہ میں الیکٹرونک انجینئرنگ میں پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کے لئے منتخب ہوئے ہیں وہ انشاءاللہ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں ہوائی جہاز سے امریکہ روانہ ہوں گے۔ بزرگانِ جماعت سے عزیز موصوف کی اعلےٰ کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد آف محمود احمد اینڈ سنز جناح روڈ کوئٹہ۔ حال تہران۔ ایران)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴